مولانا محمد اکرم مدنی
مدرس جامعہ سلفیہ

ترجمۃ القرآن

اہل اقتدار کے فرائض (قسط نمبر۲)

(۱۔ اقامت صلوٰۃ)

قولہ تعالیٰ: ﴿الذین ان مکناھم فی الارض اقاموا الصلاۃ وآتوا الزکوۃ وامروا بالمعروف ونھوا عن المنکر ولله عاقبة الامور﴾ (الحج:۴۱)

ترجمہ: ''یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اگر ہم زمین میں اقتدار عطا کریں تو وہ نماز قائم کریں گے، زکوٰۃ دیں گے، نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے روکیں گے اور تمام معاملات کا انجام اللہ کے ہاتھ میں ہے۔''

قارئین کرام! مذکورہ بالا آیت کریمہ میں اللہ رب العزت نے مسلمان حکمرانوں اور اہل اقتدار کے فرائض میں سے اولین فریضہ یہ بیان فرمایا ہے کہ وہ نماز قائم کریں گے۔ خود بھی نماز کی حفاظت کریں گے اور رعایا کو بھی اس کے پابند بنائیں گے۔ کیونکہ نماز کی حفاظت اور پابندی کے ساتھ ادائیگی کا قرآن حکیم میں بار بار حکم آیا ہے۔ جیسا کہ فرمان الٰہی ہے:

﴿حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی وقوموا لله قانتین﴾ (البقرۃ:۲۳۸)

''نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص درمیانی نماز کی (عصر) اور اللہ تعالیٰ کے لیے باادب قیام کیا کرو۔''

نماز ایک ایسا فریضہ ہے جس کے بارے میں قیامت کے دن سب سے پہلے حساب ہوگا۔ جیسا کہ رسول کریم علیہ الصلاۃ والسلام کا ارشاد گرامی ہے:

((ان اول مایحاسب به العبد یوم القیامة من عمله صلاته فان صلحت فقد افلح وانجح وان فسدت فقد خاب و خسر)) (ترمذی بحوالہ ریاض الصالحین، حدیث:۱۰۸۱)

''بے شک وہ عمل جس کے متعلق سب سے پہلے قیامت کے دن حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ اگر وہ درست ہوئی تو یقیناً وہ کامیاب ہوگا اور سرخرو ہوگا اور نماز خراب ہوئی تو بلاشبہ وہ ناکام ونامراد ہوگا۔''

باقی صفحہ: 51 پر

ترجمۃ الحدیث

ایثار وقربانی

((عن ابی هریرة رضی الله عنه قال جاء رجل الی النبی ﷺ فقال انی مجهود فارسل الی بعض نسائه فقالت والذی بعثك بالحق ما عندی الا ماء ثم ارسل الی آخری فقالت مثل ذلك حتی قلن كلهن مثل ذلك لا والذی بعثك بالحق ما عندی الا ماء فقال النبی ﷺ من یضیف هذ اللیلة؟ فقال رجل من الانصار انا یا رسول الله فانطلق به الی رحله فقال لامرأته اكرمی ضیف رسول الله ﷺ ......الخ)) (صحیح بخاری، کتاب مناقب الانصار، حدیث:۳۷۹۸)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا کہ میں بھوک سے نڈھال ہوں۔ تو آپ نے اپنی بعض ازواج مطہرات کی طرف پیغام بھیجا۔ انہوں نے جواب دیا قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا میرے پاس پانی کے سوا کچھ بھی نہیں۔ آپ نے دوسری بیوی کی طرف پیغام بھیجا۔ اس نے بھی اس کی مثل جواب دیا۔ حتیٰ کہ سب (بیویوں نے) نے کہا۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا میرے پاس سواء پانی کے کچھ نہیں۔ پس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آج کی رات کون اس کی مہمان نوازی کرے گا۔ تو ایک انصاری صحابی نے کہا یا رسول اللہ میں۔ پس وہ اسے اپنے ساتھ اپنے گھر لے گیا۔ اپنی بیوی سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مہمان کی عزت کرنا اور دوسری روایت میں ہے کہ اس نے اپنی بیوی سے کہا کیا تیرے پاس کوئی چیز ہے (کھانے کے لیے) اس نے کہا نہیں صرف میرے بچوں کی خوراک ہے۔ اس نے کہا ان بچوں کو کسی چیز کے ساتھ بہلاؤ اور وہ جب رات کا کھانا مانگیں تو انہیں کسی طریقے سے سلا دینا اور جب ہمارا مہمان گھر میں داخل ہو تو چراغ بجھا دینا اور اس پر ظاہر کرنا کہ ہم بھی اس کے ساتھ کھانا کھا رہے ہیں۔ چنانچہ وہ سب کھانا کھانے کے لیے بیٹھ گئے اور مہمان نے کھانا کھایا اور دونوں نے (میاں بیوی) بھوکے رات گزاری۔

باقی صفحہ: 51 پر